www.abdullahnasirrehmani.wordpress.com

فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ کے سانحہ ارتحال پر امیر محترم عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کا تعزیتی پیغام

الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد وعلى آله وصحبه وأهل طاعته أجمعين. اما بعد:

محترم حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ کی رحلت کو جماعت کے عوام وخواص تا عرصہ فراموش نہ کر سکیں گے، ہمیشہ انہیں یاد رکھا جائے گا، وہ ایک متبحر عالم دین تھے اور بالخصوص قلم اور تحریر کے شہسوار تھے، ان کی کتب ومضامین پڑھنے سے یقینا ہر قاری یہ نتیجہ اخذ کرے گا کہ بڑے بڑے دقیق مسائل انتہائی سھل اسلوب سے حل کر دینا اور تحریر کر دینا انہی کا خاصہ تھا، اللہ تعالیٰ نے علم کے ساتھ ساتھ عمل کی دولت سے بھی مالا مال کیا تھا، انتہائی سادگی اور تقویٰ وزہد سے بھر پور زندگی گزار گئے اور ہم اہل الحدیث کو سوگوار چھوڑ گئے یقینا جو ایک مقولہ مشہور ہے: ''موت العالم موت العالم'' پوری طرح ان پر منطبق ہوتا ہے، ان کے انتقال سے ایک ایسا رخنہ پیدا ہو چکا ہے جسے پُر کرنا بہت مشکل دکھائی دیتا ہے، بقول سعید بن جبیر رحمہ اللہ: ''لوگوں کی ہلاکت اس وقت ہوتی ہے، جب ان کا عالم فوت ہو جائے'' کیونکہ ایک عالم لوگوں کا مربی ہوتا ہے اور ان کی روحانی تربیت کرتا ہے اور روحانی اصلاح ہی درحقیقت ایک حیات جاودانی ہے جو بندہ روحانی مریض ہے وہ مُردوں جیسا ہے تو یقینا علماء دین اسی مقام کے اہل ہیں کہ ان کی موت سے گویا لوگوں کی ہلاکت کا سلسلہ واقع ہوجاتا ہے اور یہی درحقیقت اصل بربادی ہے! اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حافظ صلاح الدین یوسف کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے، جنت الفردوس میں بلند درجات اور مقام عطا فرمائے، اعلیٰ علیین میں انہیں عظیم رتبے سے نوازے۔

اس موقعے پر میں اپنے آپ کو اور دیگر تمام طلبۃ العلم کو یہ نصیحت کروں گا کہ خلاء کو پر کرنے کی کوشش کریں اور وہ تقویٰ وزہد اور وہ عمل اور دیگر جو خصائل حمیدہ ان کی زندگی میں موجود تھے انہیں اپنانے کی کوشش کریں اور یہی درحقیقت فوت ہونے والے کے تعلق سے ایک بہترین ضابطہ ہے کہ ان جیسا بننے کی کوشش کی جائے، علماء اور مدرسین خاص طور پر اسی نقطۂ نظر سے ان پر نظر بھی رکھیں اور محنت بھی کریں کہ فوت ہونے والوں کا بدل بلکہ نعم البدل بن جائیں تا کہ کوئی خلاء واقع نہ ہو اور جو جماعت پر افتاد اس وقت گری ہوئی ہے اور یہ عام الحزن ہے بڑے بڑے علماء داغ مفارقت دے گئے تو ضرورت اس خلاء کو پر کرنے کی ہے طلبۃ العلم محنت کریں اور اساتذہ اور مدرسین پوری ان پر نگرانی کریں اور جو اداروں کے منتظمین ہیں وہ اپنی اہداف کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے نظام کو آگے بڑھائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ اور جو دیگر علماء فوت ہوئے ان سب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے، اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہوجائے اور جماعت جس صدمہ سے دوچار ہے اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق دے اور اللہ رب العزت ان علماء کا خلاء پُر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ان شاء اللہ حافظ صلاح الدین یوسف کی علمی خدمات اور وہ جو کتب کثیرہ لکھ گئے ان کا ایک ایک حرف ان کے لیئے صدقہ جاریہ ہے اور یقینا انہوں نے اخلاص کے ساتھ کام کیا۔ اس وقت ہمارے ادارے ''مرکز المدینہ'' سے وہ پوری طرح منسلک تھے اور شعبہ تصنیف وتالیف کی نگرانی بھی فرمارہے تھے اور تفسیر کا کام بھی مکمل کر رہے تھے افسوس کہ وہ تفسیر پوری نہ ہو سکی! اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ اس کی تکمیل کسی طریقے سے ہوجائے تا کہ ایک علمی سرمایہ منظر عام پہ آسکے اور لوگوں کی اصلاح کا سبب بن سکے، ویسے ''احسن البیان'' جو ان کی مختصر تفسیر ہے

اور وہ سعودی عرب سے شایع ہوئی اور لاکھوں کی تعداد میں دنیا کے کونے کونے میں جہاں اردو دان موجود ہیں وہاں وہ تفسیر پہنچی ہوئی ہے اور دنیا اس سے مستفید ہورہی ہے یہ ان کا ایک عظیم کارنامہ ہے جو سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوجائے اور ان کو رحم سے ڈھانپ لے۔

قدس الله روحه وتغمده برحمته ورضوانه وأدخله جنة الفردوس وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وأهل طاعته أجمعين۔

https://abdullahnasirrehmani.wordpress.com

کورونا: انسانی بے بسی اور اللہ تعالیٰ کا مضبوط سہارا

پچھلے پانچ ماہ جہاں ایک وائرس کورونا کی وجہ سے پورا عالم شدید متاثر ہوا، کئی اموات ہوئیں، معیشت تباہی کا شکار ہوئی، تمام شعبہ ہائے زندگی کا بھیہ جام ہوگیا، گویا زبان حال ومقال سے پوری انسانیت اور زمینی طاقتوں نے اپنی بے بسی، لاچاری اور فروتنی کا اعتراف کیا۔

اس کائنات کا خالق ومالک ایک ہی اللہ بزرگ وبرتر ہے، جو اس کا مدبر بھی ہے کائنات کا ذرہ ذرہ جس کے آگے جواب دہ ہے وہ کسی کے آگے مجبور اور لاچار نہیں وہ صمد، احد اور وحدہ لاشریک لہ ہے، اس کے حکم کے بغیر پتہ بھی ہل نہیں سکتا اور اس کا امر آجائے تو پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جاتے ہیں۔

الغرض: سائنسی تحقیق اور ترقی پر ناز اں وفرحاں انسان کو اپنی کمزوری، ضعف اور محکومی کا خوب اندازہ ہو چکا۔

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (فصلت: 53)

عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ حق یہی ہے کیا آپ کے رب کا ہر چیز سے واقف وآگاہ ہونا کافی نہیں

وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا ۚ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ (النمل: 14)

انہوں نے انکار کردیا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر پس دیکھ لیجیے کہ ان فتنہ پرواز لوگوں کا انجام کیسا کچھ ہوا۔

یہاں تک الحاد کے داعی اور ادیان سے متحارب ممالک کے حکمرانوں نے بھی اپنے عجز وضعف کا برملا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ اس وائرس سے نبرد آزما ہونا زمینی طاقتوں کے بس میں نہیں لہذا آسمان کی قوت کو پکارنا چاہیے چنانچہ اس کے لیے مسلمانوں سے بھی خصوصی عبادات اور دعاؤں کا کہا گیا۔۔۔

دوسری طرف عام مسلمانوں میں بھی عبادات کا ذوق وشوق، توبہ اور استغفار کا خوب اہتمام نظر آیا۔

مساجد وقتی طور پر عام نمازیوں کے لیے بند ہوئیں تو اہل ایمان کے دل مسجد کے لیے ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگے۔

جب مسجدیں کھولی گئیں تو وہ نمازیوں سے کچھا کچھ بھر گئیں۔

اللہ تعالیٰ کا وطن عزیز پر خصوصی کرم رہا کہ یہاں کورونا اس طرح سے نہیں پھیلا اور اس کی تباہی کاریاں اس تیزی سے نہیں ہوئیں جس طرح دنیا کے